بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

نگران: مبارک احمد تنویر (انچارج شعبہ تصنیف)

مدیر: حامد اقبال

جلد نمبر 22 شمارہ نمبر 03۔ ماہ امان 1396 ہجری شمسی بمطابق مارچ 2017ء

قرآن کریم

وَاٰخَرِیۡنَ مِنۡھُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِھِمۡ ؕ وَھُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ (الجمعۃ:۴)

اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی ان سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

(ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللّٰہ تعالیٰ)

حدیثِ مبارکہ

عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ ”کَیۡفَ اَنۡتُمۡ اِذَا نَزَلَ ابۡنُ مَرۡیَمَ فِیۡکُمۡ وَ اِمَامُکُمۡ مِنۡکُمۡ“

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ”تمہاری حالت کیسی نازک ہوگی جب ابن مریم مبعوث ہوگا جو تمہارا امام اور تم میں سے ہوگا‘

(بخاری کتاب الانبیاء باب نزول عیسی بن مریم)

اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ السلام

”میں دیکھتا ہوں کہ وہ لوگ جو نیچر اور صحیفہ قدرت کے پیرو بننا چاہتے ہوں۔ ان کے لئے خدا تعالیٰ نے یہ نہایت عمدہ موقعہ دیا ہے کہ وہ میرے دعوے کو قبول کریں کیونکہ وہ لوگ ان مشکلات میں گرفتار نہیں ہیں جن میں ہمارے دوسرے مخالف گرفتار ہیں کیونکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے۔ اور پھر ساتھ اس کے انہیں یہ بھی ماننا پڑتا ہے کہ مسیح موعود کی نسبت جو پیشگوئی احادیث میں موجود ہے وہ ان متواترات میں سے ہے جن سے انکار کرنا کسی عقلمند کا کام نہیں۔ پس اس صورت میں یہ بات ضروری طور پر انہیں قبول کرنی پڑتی ہے کہ آنے والا مسیح اسی اُمت میں سے ہوگا۔ البتہ یہ سوال کرنا ان کا حق ہے کہ ہم کیونکر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا قبول کریں؟ اور اس پر دلیل کیا ہے کہ وہ مسیح موعود تم ہی ہو؟ اس کا جواب یہ ہے کہ جس زمانہ اور جس ملک اور جس قصبہ میں مسیح موعود کا ظاہر ہونا قرآن شریف اور احادیث سے ثابت ہوتا ہے اور جن افعال خاصّہ کو مسیح کے وجود کی علّت غائی ٹھہرایا گیا ہے اور جن حوادث ارضی اور سماوی کو مسیح موعود کے ظاہر ہونے کی علامات بیان فرمایا گیا ہے اور جن علوم اور معارف کو مسیح موعود کا خاصّہ ٹھہرایا گیا ہے، وہ سب باتیں اللہ تعالیٰ نے مجھ میں اور میرے زمانہ میں اور میرے ملک میں جمع کر دی ہیں اور پھر زیادہ تر اطمینان کے لئے آسمانی تائیدات میرے شامل حال کی ہیں

چوں مرا حکم ازپئے قوم مسیحی دادہ اند مصلحت را ابن مریم نامِ من بنہادہ اند

آسماں بارد نشان اَلْوَقت می گوید زمیں ایں دو شاہد ازپئے تصدیقِ من استادہ اند

اب تفصیل اس کی یہ ہے کہ اشارات نص قرآنی سے ثابت ہوتا ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ ہیں اور آپ کا سلسلہ خلافت حضرت موسیٰ کے سلسلہ خلافت سے بالکل مشابہ ہے۔ اور جس طرح حضرت موسیٰ کو وعدہ دیا گیا تھا کہ آخری زمانہ میں یعنی جبکہ سلسلہ اسرائیلی نبوت کا انتہا تک پہنچ جائے گا اور بنی اسرائیل کئی فرقے ہو جائیں گے اور ایک دوسرے کی تکذیب کرے گا یہاں تک کہ بعض بعض کو کافر کہیں گے تب اللہ تعالیٰ ایک خلیفہ حامی دین موسیٰ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا کرے گا۔ اور وہ بنی اسرائیل کی مختلف بھیڑوں کو اپنے پاس اکٹھی کرے گا اور بھیڑیئے اور بکری کو ایک جگہ جمع کر دے گا اور سب قوموں کے لئے ایک حَکَم بن کر اندرونی اختلاف کو درمیان سے اٹھا دے گا۔ اور بُغض اور کینوں کو دور کر دے گا۔

یہی وعدہ قرآن میں بھی دیا گیا تھا جس کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے کہ اٰخَرِیۡنَ مِنۡھُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِھِمۡ (الجمعۃ:4) اور حدیثوں میں اس کی بہت تفصیل ہے چنانچہ لکھا ہے کہ یہ اُمّت بھی اسی قدر فرقے ہو جائیں گے جس قدر کہ یہود کے فرقے ہوئے تھے۔ اور ایک دوسرے کی تکذیب اور تکفیر کرے گا اور یہ سب لوگ عناد اور بغض باہمی میں ترقی کریں گے۔ اس وقت تک کہ مسیح موعود حَکَم ہو کر دنیا میں آوے۔ اور جب وہ حَکَم ہو کر آئے گا تو بغض اور شحناء کو دور کر دے گا اور اس کے زمانہ میں بھیڑیا اور بکری ایک جگہ جمع ہو جائیں گے۔ چنانچہ یہ بات تمام تاریخ جاننے والوں کو معلوم ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایسے ہی وقت میں آئے تھے کہ جب اسرائیلی قوموں میں بڑا تفرقہ پیدا ہو گیا تھا اور ایک دوسرے کے مکفر اور مکذب ہو گئے تھے۔ اسی طرح یہ عاجز بھی ایسے وقت میں آیا ہے کہ جب اندرونی اختلافات انتہا تک پہنچ گئے اور ایک فرقہ دوسرے کو کافر بنانے لگا۔ اس تفرقہ کے وقت میں امّت محمدیہ کو ایک **حَکَم** کی ضرورت تھی سو خدا نے مجھے **حَکَم** کر کے بھیجا ہے۔

اور یہ ایک عجیب اتفاق ہو گیا ہے جس کی طرف نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کا اشارہ پایا جاتا ہے کہ جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت موسیٰ سے تیرہ سو برس بعد چودھویں صدی میں پیدا ہوئے اسی طرح یہ عاجز بھی چودھویں صدی میں خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اسی لحاظ سے بڑے بڑے اہل کشف اسی بات کی طرف گئے کہ وہ مسیح موعود چودھویں صدی میں مبعوث ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ نے میرا نام **غلام احمد قادیانی** رکھ کر اسی بات کی طرف اشارہ فرمایا کیونکہ اس نام میں تیرہ سو کا عدد پورا کیا گیا ہے۔ غرض قرآن اور احادیث سے اس بات کا کافی ثبوت ملتا ہے کہ آنے والا مسیح چودھویں صدی میں ظہور کرے گا اور وہ تفرقہ مذاہب اسلام اور غلبہ باہمی عناد کے وقت میں آئے گا“

(کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 258-254 حاشیہ)

مشعل راہ

”آج ہمارے جائزہ اور محاسبہ کا دن بھی ہے“

حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 23 مارچ کے دن کے بارے میں بیان فرماتے ہیں:

”آج جماعت احمدیہ کے لئے انتہائی خوشی اور برکت کا دن ہے۔۔۔ کیونکہ آج کے دن آج سے قریباً 123 سال پہلے قرآن کریم کی، اسلام کی نشأة ثانیہ کے لئے ایک عظیم پیشگوئی پوری ہوئی۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی، آپ کی بتائی ہوئی تفصیلات کے ساتھ پوری ہوئی اور مسیح موعود اور مہدی معہود کا ظہور ہوا اور بیعت کے آغاز سے پہلوں سے ملنے والی آخرین کی جماعت کا قیام عمل میں آیا۔۔۔

پس ہر احمدی کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کی بیعت کا دعویدار ہے اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کرنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کی بیعت میں آنا ہم پر بہت بڑی ذمہ داری ڈالتا ہے۔ اسلام کی نشأة ثانیہ کا کام جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کے ذریعہ شروع ہوا، وہ آپ کے ماننے والوں پر بھی اپنے اندر ایک انقلاب پیدا کرنے کا تقاضا کرتا ہے تا کہ ہم ان برکات سے حصہ پاتے رہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کے ساتھ وابستہ ہیں۔

پس ہر سال جب 23 مارچ کا دن آتا ہے تو ہم احمدیوں کو صرف اس بات پر خوش نہیں ہو جانا چاہئے کہ آج ہم نے یوم مسیح موعود منانا ہے، یا الحمد للہ ہم اس جماعت میں شامل ہو گئے ہیں، جماعت کے آغاز کی تاریخ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کے دعویٰ سے ہم نے آگاہی حاصل کر لی ہے، اتنا کافی نہیں ہے، یا جلسے منعقد کر لئے ہیں، یہی سب کچھ نہیں ہے، بلکہ اس سے بڑھ کر ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ہم نے اس بیعت کا کیا حق ادا کیا ہے؟ آج ہمارے جائزہ اور محاسبہ کا دن بھی ہے۔ بیعت کے تقاضوں کے جائزے لینے کا دن بھی ہے۔ شرائط بیعت پر غور کرنے کا دن بھی ہے۔ اپنے عہد کی تجدید کا دن بھی ہے۔ شرائط بیعت پر عمل کرنے کی کوشش کے لئے ایک عزم پیدا کرنے کا دن بھی ہے۔ آنحضرت ﷺ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وعدے کے پورا ہونے پر جہاں اللہ تعالیٰ کی بے شمار تسبیح و تحمید کا دن ہے وہاں حبیبِ خدا ﷺ پر ہزاروں لاکھوں درود و سلام بھیجنے کا دن ہے۔۔۔

آپ علیہ الصلوٰة والسلام فرماتے ہیں، ہمیں نصیحت کرتے ہوئے 'اور تم اے میرے عزیزو! میرے پیارو! میرے درختِ وجود کی سرسبز شاخو! جو خدا تعالیٰ کی رحمت سے جو تم پر ہے میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو اور اپنی زندگی. اپنا آرام. اپنا مال اس راہ میں فدا کر رہے ہو'۔ (پھر فرماتے ہیں اس بارے میں کہ کون عزیز ہیں؟) فرمایا کہ' اگرچہ میں جانتا ہوں کہ میں جو کچھ کہوں تم اُسے قبول کرنا اپنی سعادت سمجھو گے اور جہاں تک تمہاری طاقت ہے دریغ نہیں کرو گے لیکن میں اس خدمت کے لئے معین طور پر اپنی زبان سے تم پر کچھ فرض نہیں کر سکتا تا کہ تمہاری خدمتیں نہ میرے کہنے کی مجبوری سے بلکہ اپنی خوشی سے ہوں۔ میرا دوست کون ہے؟ اور میرا عزیز کون؟ وہی جو مجھے پہچانتا ہے۔ مجھے کون پہچانتا ہے؟ صرف وہی جو مجھ پر یقین رکھتا ہے کہ میں بھیجا گیا ہوں۔ اور مجھے اُس طرح قبول کرتا ہے جس طرح وہ لوگ قبول کئے جاتے ہیں جو بھیجے گئے ہوں۔ دنیا مجھے قبول نہیں کر سکتی کیونکہ میں دنیا میں سے نہیں ہوں۔ مگر جن کی فطرت کو اُس عالم کا حصّہ دیا گیا ہے وہ مجھے قبول کرتے ہیں اور کریں گے۔ جو مجھے چھوڑتا ہے وہ اُس کو چھوڑتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جو مجھ سے پیوند کرتا ہے وہ اُس سے کرتا ہے جس کی طرف سے میں آیا ہوں میرے ہاتھ میں ایک چراغ ہے جو شخص میرے پاس آتا ہے ضرور وہ اُس روشنی سے حصّہ لے گا مگر جو شخص وہم اور بدگمانی سے دُور بھاگتا ہے وہ ظلمت میں ڈال دیا جائے گا۔ اس زمانہ کا حِصنِ حصین مَیں ہوں' (مضبوط قلعہ میں ہوں، حفاظت میں رکھنے والا قلعہ میں ہوں) 'جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں اور قزّاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا۔ مگر جو شخص میری دیواروں سے دُور رہنا چاہتا ہے ہر طرف سے اس کو موت درپیش ہے! اور اُس کی لاش بھی سلامت نہیں رہے گی۔ مجھ میں کون داخل ہوتا ہے؟ وہی جو بدی کو چھوڑتا اور نیکی کو اختیار کرتا ہے اور کجی کو چھوڑتا اور راستی پر قدم مارتا ہے اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہوتا اور خدا تعالیٰ کا ایک بندۂ مطیع بن جاتا ہے۔ ہر ایک جو ایسا کرتا ہے وہ مجھ میں ہے اور مَیں اُس میں ہوں۔ مگر ایسا کرنے پر فقط وہی قادر ہوتا ہے جس کو خدا تعالیٰ نفس مزکی کے سایہ میں ڈال دیتا ہے۔ تب وہ اُس کے نفس کی دوزخ کے اندر اپنا پَیر رکھ دیتا ہے تو وہ ایسا ٹھنڈا ہو جاتا ہے کہ گویا اُس میں کبھی آگ نہیں تھی'۔ (انسان جب پاک بنتا ہے، نفس کی دوزخ میں جب پاؤں رکھتا ہے جب انسان اپنے آپ کو، اپنے نفس کو پاک کرتا ہے تو پھر جتنی بھی اس کی نفس کی آگ تھی وہ ٹھنڈی ہو جاتی ہے) فرمایا 'تب وہ ترقی پر ترقی کرتا ہے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کی روح اُس میں سکونت کرتی ہے اور ایک تجلّی خاص کے ساتھ رَبّ العالمین کا استویٰ اس کے دل پر ہوتا ہے (یعنی اللہ تعالیٰ اس کے دل پر اپنا عرش قائم کرتا ہے) تب پورانی انسانیت اس کی جل کر ایک نئی اور پاک انسانیت اُس کو عطا کی جاتی ہے اور خدا تعالیٰ بھی ایک نیا خدا ہو کر نئے اور خاص طور پر اُس سے تعلق پکڑتا ہے اور بہشتی زندگی کا تمام پاک سامان اسی عالم میں اُس کو مل جاتا ہے'۔ (فتح اسلام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 35-34)

پس یہ وہ تعلیم اور خواہشات ہیں جن پر چلنے اور پورا کرنے کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام نے ہم سے توقع کی ہے۔ حقیقی بیعت کنندہ کا یہ معیار مقرر کیا ہے پس آج کے دن ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم ان شرائط پر اپنی زندگیاں گزارنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں اور غلطیوں کو معاف فرمائے، انہیں دور فرمائے اور ہمیں اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اگر کوئی نیکیاں ہمارے اندر ہیں تو ان کے معیار پہلے سے بلند ہوتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بلند کرنے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے تا کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کی بیعت کے مقصد کو پورا کرنے والے بن سکیں“۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، مؤرخہ 23 مارچ 2012۔ بمقام مسجد بیت الفتوح۔ مورڈن۔ لنڈن)

شرائط بیعت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہو گا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم یہ کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کی احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہو گا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

ششم یہ کہ اتباع رسم و متابعت ہوا وہوس سے باز آ جائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

(اشتہار تکمیل تبلیغ 12 جنوری 1889ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 189 تا 190)

بیعت کی غرض اور فوائد

(حضرت خلیفة المسیح الثانی رضی الله تعالیٰ عنه)

’’ہماری جماعت کے لوگ سوچیں اور غور کریں کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کے آگے اپنی جان اور مال کے بیچنے کا ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ذریعہ دوسری دفعہ حضرت خلیفہ اول کے ذریعہ اور تیسری دفعہ میرے ذریعہ اقرار کیا ہے۔ ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جنہوں نے حضرت خلیفہ اول اور میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے اور بعضوں نے صرف میرے ہی ہاتھ پر۔ بیعت کے معنی ہیں بیچنے کے اور یہ سب لوگ اس بات پر خوش ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سلسلہ میں داخل ہو گئے۔ لیکن میں پوچھتا ہوں کہ ان کے خوش ہونے کی کیا وجہ ہے۔ کیا یہ نہیں کہ جس طرح ایک تاجر پندرہ روپیہ کی چیز خرید لاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اب میں اس کو بیس روپیہ پر بیچوں گا اس لئے وہ خوش ہوتا ہے اسی طرح تم بھی خوش ہو کہ تم نے خدا تعالیٰ کے ساتھ ایک عمدہ سودا کیا ہے اور اس کے بدلہ میں تمہیں بڑے بڑے انعام ملیں گے۔ لیکن ذرا غور تو کرو کہ جن چیزوں کا تم نے خدا تعالیٰ سے سودا کیا ہے۔ ان کو اگر تم باوجود خدا تعالیٰ کے طلب کرنے کے اس کی راہ میں خرچ کرنے کے بغیر اپنے مصرف میں لے آئے۔ تو پھر تمہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کی قیمت کیونکر ملے گی۔ تم نے اپنے مال اور اپنی جانیں خدا تعالیٰ کے لئے بیع کر دی ہوئی ہے۔ لیکن جب ان میں سے کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے تمہیں کہا جاتا ہے اور تم نہیں کرتے تو بتلاؤ کہ تم نے اس بیع کو عملاً فسخ کر دیا یا نہیں اور جب بیع فسخ ہو گئی تو پھر خریدار تم کو ان کی قیمت کیوں دے گا۔ ہرگز نہیں دے گا۔ پس اس بات پر خوشی کرنا بے فائدہ اور لغو ہے کہ ہم نے خدا سے بیع کی ہوئی ہے۔ اگر ہماری جماعت کے لوگ اس بات پر خوش ہیں کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کے حضور اپنی جان اور مال کو بیچ دیا ہے اور وہ امید رکھتے ہیں کہ اس کے بدلہ میں انہیں جنت حاصل ہو گی تو وہ سوچیں کہ جب خدا تعالیٰ کی طرف سے آواز آتی ہے کہ اپنے مال اور جان کا کچھ حصہ میرے لئے میری راہ میں خرچ کرو تو وہ کیوں بڑی خوشی سے اس آواز کا جواب نہیں دیتے۔ انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ اگر ان میں سے کوئی خدا تعالیٰ کی آواز پر اپنے مال اور جان میں سے خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتا تو اس کی بیع فسخ ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر خرچ کرتا ہے تو پھر جس قدر بھی خوش ہو تھوڑا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسا کرنے والوں کو میں بہت بڑے انعام دیتا ہوں۔ پس جب خدا تعالیٰ اس کے بدلہ میں بڑا انعام دینے کا وعدہ کرتا ہے تو وہ بہت ہی بڑا ہوگا کیونکہ جس چیز کو بڑے بڑا کہیں وہ بہت ہی بڑی ہوتی ہے۔ مثلاً کسی کو ایک بڑا امیر کہے کہ میں تمہیں بڑا انعام دوں گا تو یہ نہ ہوگا کہ وہ کوئی پانچ دس روپے انعام دے گا بلکہ بہت بڑی رقم دے گا۔ لیکن اگر کوئی غریب بڑے انعام دینے کا وعدہ کرے تو اس کا ایک روپیہ دینا بھی بڑا انعام سمجھا جائے گا۔ تو چونکہ خدا تعالیٰ بہت بڑا ہے اس لئے جسے وہ بڑا فرماتا ہے اس کی بڑائی کو انسان سمجھ بھی نہیں سکتا۔ چنانچہ اللہ خود فرماتا ہے کہ انسان سمجھتا ہے کہ مجھے خدا کی طرف سے یہ انعام ملے گا۔ لیکن کوئی جان اس کو نہیں جان سکتی۔ جو خدا تعالیٰ نے انسان کے دینے کے لئے اس کی نظر سے پوشیدہ رکھا ہوا ہے۔ حتی کہ آنحضرت ﷺ بھی نہیں جانتے تھے کہ آپ کو کیا ملے گا۔ پس خدا تعالیٰ کے انعام کا کوئی بڑے سے بڑا انسان بھی اندازہ نہیں لگا سکتا۔ جب یہ صورت ہے تو جس انسان نے خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنی جان اور مال کا سودا کیا ہے وہ جس قدر بھی خوشی کا اظہار کرے تھوڑا ہے اور جس قدر بھی اپنی حالت پر خوش ہو کم ہے۔ مگر جس نے خدا تعالیٰ کے ساتھ عملاً بیع نہیں کی۔ اس کے لئے خوشی اور شادمانی کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اس کو تو افسوس اور ماتم کرنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ نے اس کو انعام حاصل کرنے کے لئے موقعہ دیا تھا لیکن اس نے کچھ نہ حاصل کیا۔

پس جو لوگ بیعت کا مفہوم اور مطلب سمجھتے ہیں۔ ان کو میں سناتا ہوں۔ مگر اس لئے نہیں کہ وہ سن کر کہہ دیں کہ بڑا مزیدار لیکچر تھا بلکہ اس لئے کہ وہ اس سے فائدہ اٹھائیں اور عملی طور پر ثابت کر دیں کہ خدا تعالیٰ کے حضور انہوں نے اپنی جان اور مال کو بیچ دیا ہوا ہے۔ اگر وہ میری باتوں کو سن کر ان پر عمل کریں گے۔ تو بڑے بڑے انعامات پائیں گے اور اگر نہیں کریں گے تو انہیں سمجھ لینا چاہئے کہ ان باتوں کے سننے میں انہوں نے جو وقت صرف کیا ہو گا وہ ضائع کیا ہو گا۔ پس میں جو کچھ کہتا ہوں اس کو گوش ہوش سے سنو اور میں صرف تمہیں ہی نہیں بلکہ اپنے نفس کو بھی کہتا ہوں۔ اگر تم نے خدا تعالیٰ سے سودا کیا ہوا ہے اور اپنی جان اور مال کو خدا کے لئے دینے کو ہر وقت تیار ہو اور اس کے بدلہ میں ہلاک کرنے والے عذاب سے بچنا اور جنت حاصل کرنا چاہئے ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اول ایمان کی درستی کرو دوم اعمال کو درست بناؤ۔ سوم دوسروں کو حق اور صداقت پہنچاؤں۔ اگر کوئی یہ باتیں نہیں کرتا۔ تو اس کا کوئی حق نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ کے انعامات کی امید رکھے۔ پس اے دوستو! سنو اور بڑے غور سے سنو کہ زمانہ گذرتا جاتا ہے اور موت قریب آرہی ہے۔ ہم آج کی صبح کے وقت موت کے قریب تھے۔ اب اس سے زیادہ قریب ہو گئے ہیں اور جس وقت یہ لیکچر ختم ہوگا اس وقت اور بھی زیادہ قریب ہو جائیں گے۔ موت اس شیر کی طرح ہے جو ہمارے طرف منہ کھولے بھاگتا چلا آرہا ہو۔ وہ ہر گھڑی اور ہر لحظ ہمارے قریب اور نزدیک ہو رہی ہے۔ اس لئے ہمیں فرصت تھوڑی اور کام بہت ہے اور ہم نہیں جانتے کہ اس لیکچر کے ختم ہونے تک کون زندہ رہے گا اور کس کو موت آدبائے گی۔ حتی کہ ہم تو یہ بھی نہیں جانتے کہ یہ سانس جو اس وقت آیا ہے اس کے بعد بھی کوئی آئے گا یا نہیں۔ اس لئے نہایت ضروری ہے اس میں ایک سیکنڈ کی بھی دیر نہیں کرنی چاہئے کہ ہم اس بات کا عہد اور پختہ عہد کر لیں کہ ہم اپنی جان اور مال خدا کی راہ میں دینے کو ہر وقت تیار ہیں۔ تاکہ اگر اس وقت جان نکل جائے تو ہم کہہ سکیں کہ ہم نے خدا تعالیٰ کے ساتھ سچی اور پکی بیع کی تھی اور اس پر شرح صدر سے قائم تھے۔ پس اپنے دلوں میں تبدیلی کرو اور فوراً کرو تاکہ خدا تعالیٰ کے حضور انعام پانے کے مستحق ٹھہر سکو۔ ورنہ صرف منہ سے کہہ دینے سے کہ ہم احمدی ہو گئے ہیں کچھ نہیں ملے گا۔

مؤمن کے لئے آزمائش ضروری ہے۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے اَحَسِبَ النَّاسُ اَنۡ یُّتۡرَکُوۡۤا اَنۡ یَّقُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا وَهُمۡ لَا یُفۡتَنُوۡنَ (العنکبوت: 3) کیا لوگ سمجھتے ہیں کہ ایمان لانے کا صرف زبانی اقرار کر لینے سے وہ چھوڑ دیئے جائیں گے اور خدا ان کی آزمائش نہیں کرے گا۔ یہ درست نہیں ہے۔ خدا ضرور ان کی آزمائش کرے گا۔

نــاس میں تمام انسان شامل ہیں۔ اس لئے وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ صرف زبانی اقرار کر لینا اور عمل کر کے نہ دکھانا کافی ہے وہ سوچیں کہ کیا وہ آدمی ہیں یا نہیں۔ اگر آدمی ہیں تو انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم کسی آدمی کو بھی بغیر آزمائش کے نہیں چھوڑتے اس لئے ان کی بھی ضرور آزمائش ہوگی۔ پس تم لوگ اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو۔ خدا تعالیٰ کے احکام کو قبول کرو اور ان پر عمل کر کے دکھاؤ اسی میں تمہاری کامیابی اور اسی میں تمہاری ترقی ہے۔ اس کے متعلق بجائے اس کے کہ میں کچھ بیان کروں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا ہی حکم تمہیں سنائے دیتا ہوں۔ جس سے تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ جس بیع کا تم کو دعویٰ ہے وہ کس طرح پوری ہو سکتی ہے اور اس کے متعلق کیا شرائط ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

’واضح رہے کہ صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے جب تک دل کی عزیمت سے اس پر پورا پورا عمل نہ ہو پس جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ اس میرے گھر میں داخل ہو جاتا ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ کی کلام میں یہ وعدہ ہے اِنِّیۡ اُحَافِظُ کُلَّ مَنۡ فِی الدَّارِ یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہے میں اس کو بچاؤں گا (بہت لوگ کہتے ہیں کہ روپیہ پاس ہو تو قادیان میں مکان بنائیں میں کہتا ہوں۔ وہ گھر بیٹھے ہی قادیان میں مکان بنا سکتے ہیں وہاں ہی رہتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ کے گھر میں رہ سکتے ہیں چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں) اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک وخشت کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں پیروی کرنے کے لئے یہ باتیں ہیں (یہ عقیدہ بتایا) کہ وہ یقین کریں کہ ان کا ایک قادر اور قیوم اور خالق الکل خدا ہے جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے۔ نہ وہ کسی کا بیٹا نہ کوئی اس کا بیٹا وہ دکھ اُٹھانے اور صلیب پر چڑھنے اور مرنے سے پاک ہے۔ وہ ایسا ہے کہ باوجود دور ہونے کے نزدیک ہے اور باوجود نزدیک ہونے کے وہ دور ہے اور باوجود ایک ہونے کے اس کی تجلیات الگ الگ ہیں انسان کی طرف سے جب ایک نئے رنگ کی تبدیلی ظہور میں آوے تو اس کے لئے وہ ایک نیا خدا بن جاتا ہے (یعنی رحمٰن سے رحیم بن جاتا ہے) اور ایک نئی تجلی کے ساتھ اس سے معاملہ کرتا ہے اور انسان بقدر اپنی تبدیلی کے خدا میں بھی تبدیلی دیکھتا ہے مگر یہ نہیں کہ خدا میں کچھ تغیر آجاتا ہے بلکہ وہ ازل سے غیر متغیرّ اور کمال تام رکھتا ہے لیکن انسانی تغیرات کے وقت جب نیکی کی طرف انسان کے تغیر ہوتے ہیں تو خدا بھی ایک نئی تجلّی سے اس پر ظاہر ہوتا ہے اور ہر ایک ترقی یافتہ حالت کے وقت جو انسان سے ظہور میں آتی ہے خدا تعالیٰ کی قادرانہ تجلی بھی ایک ترقی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے وہ خارق عادت قدرت اُسی جگہ دکھلاتا ہے جہاں خارق عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے۔ (یعنی معمولی تبدیلی نہیں بلکہ ایسی کہ انسان خود بھی حیران ہو جائے کہ میں پہلے کیا تھا اور اب کیا بن گیا ہوں) خوارق اور معجزات کی یہی جڑ ہے یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے اس پر ایمان لاؤ اور اپنے نفس پر اور اپنے آراموں پر اور اُس کے کل تعلقات پر اُس کو مقدم رکھو اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ اس کی راہ میں صدق و وفا دکھلاؤ دنیا اپنے اسباب اور اپنے عزیزوں پر اس کو مقدم نہیں رکھتی مگر تم اُس کو مقدم رکھو تا تم آسمان پر اس کی جماعت لکھے جاؤ (بعض لوگ یہاں بیعت کا کارڈ لکھ دینا کافی سمجھتے ہیں اور اپنے اندر تبدیلی نہیں پیدا کرتے۔ ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس طرح کرنے سے انہیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ بیعت دراصل وہی ہے کہ جس کے کرنے

Vol. 22 Monthly **Akhbar-e-Ahmadiyya** Germany Issue 03

Ahmadiyya Muslim Jamaat, National Shoba Tasneef, Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Email:akhbar.ahmadiyya@hotmail.com

سے آسمان پر نام لکھا جائے) رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے۔ مگر تم اُس حالت میں اِس عادت سے حصہ لے سکتے ہو کہ تم میں اور اس میں کچھ جدائی نہ رہے اور تمہاری مرضی اس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اس کی خواہشیں ہو جائیں اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مرادیابی اور نامرادی میں اُس کے آستانہ پر پڑا رہے (یعنی یہ نہیں ہونا چاہئے کہ جب کوئی انعام اور ترقی ہوئی تو سبحان اللہ کہنے لگے۔ اور جب کوئی ابتلاء یا تکلیف ہوئی تو ناشکری کرنے لگ گئے) تا جو چاہے سو کرے اگر تم ایسا کرو گے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہو گا جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے کیا کوئی تم میں ہے جو اس پر **عمل کرے** اور اس کی رضا کا طالب ہو جائے اور اس کی قضاء و قدر پر ناراض نہ ہو سو تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے (بعض لوگوں کو جب کوئی ابتلاء آتا ہے۔ تو وہ احمدیت کو خیر باد کہہ دیتے ہیں۔ ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ ابتلاء ان کی ترقی کے لئے آتے ہیں) اور اُس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اُس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کیلئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔ بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں مگر وہ اندر سے بھیڑیئے ہیں بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اُسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے کیا تم اس کو دھوکا دے سکتے ہو پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دے گی۔ اور اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ جو قبول کے لائق ہو ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی (میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت کے لوگوں میں بعض اوقات ذرا ذرا سی بات پر رنجش ہو جاتی ہے) تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔ خدا کی لعنت سے بہت خائف رہو کہ وہ قدوس اور غیور ہے بدکار خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ متکبر اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ ظالم اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا خائن اُس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ اور ہر ایک جو اس کے نام کیلئے غیرت مند نہیں اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ وہ جو دنیا پر کتوں یا چیونٹیوں یا گدّوں کی طرح گرتے ہیں اور دنیا سے آرام یافتہ ہیں وہ اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتے ہر ایک ناپاک آنکھ اس سے دور ہے ہر ایک ناپاک دل اس سے بے خبر ہے وہ جو اس کے لئے آگ میں ہے وہ آگ سے نجات دیا جائے گا وہ جو اس کے لئے روتا ہے وہ ہنسے گا۔ وہ جو اس کے لئے دنیا سے توڑتا ہے وہ اس کو ملے گا تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے۔ تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔ تم سچ مچ اُس کے ہو جاؤ۔ تا وہ بھی تمہارا ہو جاوے۔ دنیا ہزاروں بلاؤں کی جگہ ہے جن میں سے ایک طاعون بھی ہے سو تم خدا سے صدق کے ساتھ پنجہ مارو تا وہ یہ بلائیں تم سے دور رکھے کوئی آفت زمین پر پیدا نہیں ہوتی جب تک آسمان سے حکم نہ ہو اور کوئی آفت دور نہیں ہوتی جب تک آسمان سے رحم نازل نہ ہو سو تمہاری عقلمندی اسی میں ہے کہ تم جڑ کو پکڑو نہ شاخ کو۔ تمہیں دوا اور تدبیر سے ممانعت نہیں ہے مگر اُن پر بھروسہ کرنے سے ممانعت ہے اور آخر وہی ہوگا جو خدا کا ارادہ ہو گا اگر کوئی طاقت رکھے تو توکّل کا مقام ہر ایک مقام سے بڑھ کر ہے اور تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے اُن کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر **محمد مصطفیٰ** صلی اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہو گی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم رتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے اور اس کے ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے خدا نے یہ بنیاد ڈالی ہے کہ اس کے افاضہ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا اور آخر کار اُس کی روحانی فیض رسانی سے اس مسیح موعود کو دنیا میں بھیجا جس کا آنا اسلامی عمارت کی تکمیل کے لئے ضروری تھا کیونکہ ضرور تھا کہ یہ دنیا ختم نہ ہو جب تک کہ محمدی سلسلہ کے لئے ایک مسیح روحانی رنگ کا نہ دیا جاتا جیسا کہ موسوی سلسلہ کے لئے دیا گیا تھا اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے کہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ موسیٰ نے وہ متاع پائی جس کو قرون اُولیٰ کھو چکے تھے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ متاع پائی جس کو موسیٰ کا سلسلہ کھو چکا تھا اب محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ کے قائم مقام ہے مگر شان میں ہزارہا درجہ بڑھ کر مثیل موسیٰ موسیٰ سے بڑھ کر اور مثیل ابن مریم ابن مریم سے بڑھ کر۔ اور وہ مسیح موعود نہ صرف مدت کے لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوا جیسا کہ مسیح ابن مریم موسیٰ کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوا تھا۔ بلکہ وہ ایسے وقت میں آیا جب کہ مسلمانوں کا وہی حال تھا جیسا کہ مسیح ابن مریم کے ظہور کے وقت یہودیوں کا حال تھا سو وہ میں ہی ہوں' (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 10 تا 14)

یہ ہے وہ تعلیم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی جماعت کو دی ہے۔ پس اگر آپ لوگ خدا تعالیٰ کے انعامات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس پر عمل کریں۔ اور میں خاص طور پر نصیحت کرتا ہوں کہ آپ لوگ ضرور اس پر عمل کریں۔ قرآن کریم کو پڑھیں اور اس کے احکام کو مانیں۔ یہ جھگڑے جو ہم میں پیدا ہو گئے ہیں۔ یہ عارضی ہیں ان کے جلد سے جلد دور کرنے کی کوشش کریں۔ اور تمام دنیا میں حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم کو پہنچا دیں۔ مگر اس بات کو خوب اچھی طرح یاد رکھیں کہ اگر آپ لوگوں نے خود اس پر عمل نہ کیا تو خواہ تمہارے ذریعے ہزاروں اور لاکھوں اس پر عمل کر کے جنت میں پہنچ جاویں تمہیں کوئی فائدہ نہ ہو گا۔ پس جو تم نے بیعت کرتے وقت اقرار کیا ہے اس کو عملی طور پر پورا کر کے دکھا دو۔ تا کہ خدا تعالیٰ بھی تم پر وہ انعامات نازل کرے جن کا اس نے تم سے وعدہ کیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ امت محمدیہ کے لئے باعث فضیلت یہی بات ہے کہ وہ دوسروں کی اصلاح کرے۔ پس تم لوگ اس فضیلت کو حاصل کرو۔ اور ایمان اور عقائد کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ نے جو تعلیم دی ہے اسے پیش نظر رکھو۔ قرآن کریم اور حدیث میں ایمان اور عقائد کے متعلق سب باتیں موجود ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ سے پہلے ان میں بہت سی غلط باتیں مل گئی تھیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ان کو دور کر کے اصل تعلیم آپ لوگوں کے سامنے رکھ دی ہے۔ پس تمہیں چاہئے کہ کوئی صبح تم پر ایسی نہ چڑھے اور کوئی شام تم پر ایسی نہ گذرے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم تمہارے پیش نظر نہ ہو'

(جماعت احمدیہ کے فرائض اور اسکی ذمہ داریاں۔ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 441 تا 450)